قرآنی بیان

منافقوں کے دو عیب

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمہ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

12-May-2023

جمعة المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ اَئِمّہ مساجِد کے تحت مساجد کے لئے
12 مئی، 2023ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

منافقوں کے دو عیب

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..بے یقینی کے نقصانات
- ..ایک منافق کی ذِلّت ورُسوائی
- ..حَسَد ایمان کو بگاڑ دیتا ہے
- ..جھوٹے کے جبڑے چیرے جارہے تھے

پیشکش: اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جو بندہ محبت اور شوق کے ساتھ 3 مرتبہ دن میں اور 3 مَرتبہ رات کو مجھ پر درودِ پاک پڑھے، اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کے اُس دِن اور اُس رات کے گُناہ مُعاف فرمادے۔[1]

پڑھتا رہوں کثرت سے درود ان پہ سدا میں | اور ذِکْر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۢۙ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ۝۱۰

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:1، سورۂ بقرہ کی آیت:10 سننے کی سعادت حاصِل کی، اس مقام پر سورۂ بقرہ کی یہ 13 آیات ہیں، جن میں منافقوں کے بُرے اعمال اور عیب بتائے گئے ہیں تاکہ مسلمان ان کو پہچانیں اور ان سے اور ان کے بُرے کردار سے

---

1 ...معجم کبیر، جلد:8، صفحہ:69، حدیث:15316۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:114۔

ہمیشہ بچتے رہیں۔ اس سے پیچھے کی 2 آیات (آیت:8اور9) میں یہ بتایا گیا کہ منافق زبان سے تو کلمہ پڑھتے ہیں مگر دِل سے ایمان قبول نہیں کرتے، یہ ایسے بدبخت ہیں جو اللہ پاک کو، اس کے پیارے محبوب صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اور اَہْلِ ایمان کو دھوکا دینے کی کوشش میں ہیں مگر نہیں جانتے کہ اللہ و رسول کو تو دھوکا دیا ہی نہیں جا سکتا، حقیقت یہ ہے کہ یہ بدانجام خُود فریبی (یعنی خُود اپنے آپ ہی کو دھوکا دینے) میں مَصْرُوف ہیں۔

منافقوں کے 2 عیب

آج جو آیتِ کریمہ ہم نے سُننے کی سَعَادت حاصِل کی، اس میں مُنَافقوں کے 2 عیب اور 2 سزاؤں کا بیان ہے۔ چنانچہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:10) | ترجَمہ کنزُالایمان: ان کے دِلوں میں بیماری ہے۔

یہ منافقوں کا پہلا عیب ہے؛ ان کے ہاتھ، پیر، آنکھیں وغیرہ اگرچہ ٹھیک ٹھاک ہیں، ظاہِری جسم میں اگرچہ کوئی عیب نہ ہو، البتہ ان کے دِل میں بیماری ہے ❁ حَسَد کی بیماری ❁ بغض و کینہ کی بیماری ❁ شک کی بیماری ❁ محبتِ دُنیا کی بیماری، ان باطنی بیماریوں نے ان کے دِل مردہ کر ڈالے اور یہی وہ مرض ہے جو سب سے خطرناک اور سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ کسی شاعِر نے کیا خُوب کہا ہے:

زندگی زندہ دِلی کا نام ہے | مردہ دِل کیا خاک جِیا کرتے ہیں

انسان کی ساری انسانیت، کسی بھی شخصیت کا سارا حُسْن اس کے دِل کی پاکیزگی پر ہے، اگر دِل بیمار ہے، دِل میں حسد، بغض، کینہ، تکبر وغیرہ کے سانپ پالے ہوئے ہیں تو ایسا شخص نہایت نقصان میں ہے۔

منافقوں کے اس عیب کی سزا انہیں یہ دی گئی کہ

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:10) | ترجمہ کنزُالایمان: تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی۔

یہ اِن کی دُنیوی سزا ہے، مریض کا کام ہوتا ہے کہ خُود کو مریض مانے، طبیب کے پاس باادب حاضِر ہو، طبیب جو عِلاج بتائے اس پر عَمَل کرے مگر یہ منافق انتہائی بدبخت ہیں، ان کے دِل بیمار ہیں مگر یہ اپنے دِل کا عِلاج کرنے کی بجائے اُلٹی راہ چلتے ہیں، اللہ پاک کے پیارے محبوب صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو دِلوں کے طبیب ہیں ❁ انہی سے بُغض رکھتے ہیں ❁ ان سے حَسَد کرتے ہیں ❁ ان کی بات نہیں مانتے ❁ الٹا انہیں دھوکا دینے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں، جب ان کے دِل اس حد تک بیمار ہیں تو ان کو یہ سزا ملی کہ اللہ پاک نے ان کی بیماری کو مزید بڑھا دیا اور یہ گمراہی کے گڑھے میں گرتے ہی چلے گئے۔

اللہ پاک نے مزید فرمایا:

وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۢ ۙ بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:10) | ترجمہ کنزُالایمان: اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، بدلہ ان کے جھوٹ کا۔

یہ منافقوں کا دوسرا عیب اور اس کی سزا ہے، یہ بدبخت کہتے ہیں: ہم ایمان لائے مگر حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے ایمان قبول نہیں کیا، کہتے ہیں کہ ہم آپ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو سچّا رسول مانتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ بدبخت ہیں، آپ صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو سچّا نبی تسلیم نہیں کرتے۔ ان بدبختوں نے ایسی بڑی جسارت کی، اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی جناب میں جھوٹ بولا، ان بدبختوں کی ایسی جسارت کی سزا یہ ہے کہ روزِ قیامت ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اللہ پاک ہمیں عذابِ قبر، حسابِ محشر اور عذابِ جہنّم سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

آیت سے ملنے والے دو سبق

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیت کریمہ میں چند باتیں ہیں جو سنجیدگی کے ساتھ سمجھنے اور سبق حاصِل کرنے کی ہیں؛ سب سے پہلے تو یہ سمجھئے کہ اللہ پاک نے جو فرمایا:

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:10) | ترجَمہ کنزُالایمان: ان کے دِلوں میں بیماری ہے۔

یہ بیماری جو منافقوں کے دِلوں میں ہے، یہ کونسی ہے؟ اس بارے میں مُفَسِّرِین کرام نے مختلف وضاحتیں فرمائی ہیں۔

(1): شک کی بیماری

بہت سارے مُفَسِّرِین کرام فرماتے ہیں کہ اس آیت میں منافقوں کی جس باطنی بیماری کا ذِکْر کیا گیا ہے، اس سے مراد **شک** ہے۔[(1)] یعنی منافق شک میں مبتلا تھے، انہیں اللہ پاک پر، اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر، اللہ و رسول کے مبارک ارشادات پر کامِل یقین نہیں تھا، یہ تَذَبْذُب کا شکار رہتے تھے، ان کے اسی شک کے سبب ان کے دِلوں میں ایمان کی شمع روشن نہ ہوئی، نتیجۃً ان کے دِلوں میں بزدلی بڑھتی گئی اور یہ ہر میدان میں ناکام ہوتے چلے گئے۔

بے یقینی کے نقصانات

یہ تھی منافقوں کی بیماری...!! ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پر، اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر، ان کے مبارک فرامین پر ہمیشہ کامِل یقین رکھیں، کبھی بھی اپنے یقین کو ڈگمگانے نہ دیں۔ ہمارے ہاں لوگ بہت مرتبہ بے یقینی کا شکار ہو جاتے ہیں؛ ❁ کوئی وظیفہ

---

(1)... تفسیرِ طبری، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:10، جلد:1، صفحہ:154۔

پڑھا، نتیجہ اپنے مطلب کے مطابق نظر نہیں آیا تو بے یقینی کا شکار ہو گئے ❁ کوئی مشکل آئی، دُعائیں مانگی، نتیجہ اپنی مرضی کے مطابق نظر نہیں آیا تو بے یقینی کا شِکار ہو گئے ❁ بلکہ حد تو یہ ہے کہ ہمارے ہاں لوگ نماز کے وقت 10 سے 15 منٹ کے لئے دُکان بند کرنا گوارا نہیں کرتے، دِل میں کھٹکا ہوتا ہے کہ دُکان بند ہو گئی تو رِزْق کہاں سے آئے گا۔ اَلْاَمان وَالْحَفِیْظ...!! رِزْق دُکان سے نہیں آتا، رِزْق اللہ پاک عطا فرماتا ہے۔

بہر حال! یہ بے یقینی کی کیفیات کہیں نہ کہیں ہمارے معاشرے میں موجود ہوتی ہیں، ان سے جان چھڑانی چاہئے، بے یقینی کا شِکار نہ ہوں، اپنی خطا پر نظر کریں، اللہ پاک کی عطا میں کمی نہیں ہو سکتی، ہاں! میرے مانگنے میں نقص ہو سکتا ہے، اللہ و رسول کے ارشادات بالکل حق، سچ ہیں، ان میں ذَرَّہ برابر اُونچ نیچ نہیں ہے، ہاں! میں نے وظیفہ پڑھا، نتیجہ نہیں نکلا، ضرور میرے پڑھنے میں کمی ہو گی۔ اس طرح اپنے اندر یقین کو پختہ کریں۔

یقینِ کامِل کی برکتیں

❁ یقین کامِل ہو تو اللہ پاک نمرود کی جلائی ہوئی آگ کو بھی گلزار بنا دیتا ہے ❁ یقین پختہ ہو تو دریاؤں میں بھی راستے نکل آتے ہیں ❁ یقین کامِل ہو تو رستے کی رُکاوٹیں ہی نشانِ منزل بن جاتی ہیں ❁ یقین کامِل ہو تو مشکل مشکل نہیں رہتی ❁ امام اِبْنِ ابی دُنیا رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کہیں تشریف لے گئے، آپ کے حَوَّاری (یعنی آپ پر ایمان لانے والے) آپ کو ڈھونڈنے لگے، بالآخر وہ لوگ سمندر کے قریب آئے تو دیکھا: حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پانی پر چلتے ہوئے تشریف لا رہے ہیں، یہ دیکھ کر ایک حَوَّاری نے عرض کیا: اے اللہ پاک کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام! کیا میں بھی اس طرح پانی پر چل

سکتا ہوں؟ فرمایا: کیوں نہیں، بالکل چل سکتے ہو۔ پھر فرمایا: اگر اِبْنِ آدم کو جَو کے دانے برابر بھی یقین مِل جائے تو وہ پانی پر چل سکتا ہے۔[1]

اپنا یقین پختہ رکھئے!

اے عاشقانِ رسول! ہمیں چاہئے کہ اپنا یقین ہر حال میں پختہ رکھیں، کبھی بھی یقین کو ڈگمگانے نہ دیں، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَاۤ اَخَافُ عَلٰۤی اُمَّتِیۡۤ اِلَّا ضُعۡفَ الۡیَقِیۡنِ یعنی مجھے اپنی اُمّت پر صِرف یقین کی کمزوری کا خوف ہے۔[2]

ایک حدیثِ پاک میں ہے: اس اُمّت کے پہلے **لوگ یقین اور زُہد کی برکت سے نجات پا گئے** اور بعد میں آنے والے بخل (یعنی کنجوسی) اور لمبی اُمّیدوں کے سبب ہلاک ہو گئے۔[3]

معلوم ہوا؛ بے یقینی کے سبب پیدا ہونے والی کنجوسی ہلاکت کا سبب ہے، اس لئے ایسی بے یقینی سے ہر دَم بچئے! ڈاکٹر اقبال نے کہا تھا:

غُلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں، نہ تدبیریں | جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اللہ پاک ہمیں کامِل یقین کی دولت نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): حسد کی بیماری

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے فرمایا:

فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌۙ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:10) | ترجَمۂ کنزُالایمان: ان کے دِلوں میں بیماری ہے۔

---

1 ... موسوعۃ الامام ابنِ ابی الدنیا، کتاب الیقین، جلد:1، صفحہ:25 ملتقطًا۔
2 ... موسوعۃ الامام ابنِ ابی الدنیا، کتاب الیقین، جلد:1، صفحہ:23، حدیث:9۔
3 ... موسوعۃ الامام ابنِ ابی الدنیا، کتاب الیقین، جلد:1، صفحہ:19، حدیث:3۔

یہ کونسی باطنی بیماری تھی، اس تعلق سے بعض مفسرینِ کرام فرماتے ہیں: اس سے مراد حَسَد ہے۔[1] مُنَافِق حَسَد کا شِکار تھے، یہ رسولِ اَکْرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان و شوکت، اسلام کی ترقی، فتح و نُصْرت سے جلتے تھے، غمگین ہوتے تھے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:120)	ترجَمۂ کنزُالایمان: تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بُرا لگے اور تم کو بُرائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں۔

یہ حَسَد کی بیماری تھی، جس نے منافقوں کو دِل سے ایمان قبول کرنے سے روکا اور یہ اِیْمَان سے محروم رہ کر جہنّم کے حقدار بن گئے۔

منافقوں کی ذِلَّت میں اِضَافہ

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں ایک بات بڑی اہم اور سمجھنے کی ہے، منافق پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان و شوکت دیکھ کر، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ذِکْر کی بلندی دیکھ کر، اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت دیکھ کر جلتے تھے، غمگین ہوتے تھے، اللہ پاک نے فرمایا:

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:10)	ترجَمۂ کنزُالایمان: تو اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی۔

یعنی اللہ پاک نے ان کا غم مزید بڑھا دیا، یہ جتنا جلتے تھے، اللہ پاک اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکْر اور بلند فرماتا تھا، یہ اسلام کی کامیابی سے جلتے تھے، اللہ پاک اسلام کو مزید کامیابیاں عطا فرماتا تھا، غرض؛ یہ جس چیز سے جلتے تھے، وہ مزید ان کے سامنے آتی تھی اور ان کی جلن میں مزید اِضَافہ ہوتا چلا جاتا تھا۔

1... تفسیرِ کبیر، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:10، جلد:1، صفحہ:305۔

منافق کی رُسوائی

ایک مرتبہ کسی غزوے کا موقع تھا، مُنَافقوں کے سردار عبد اللہ بن اُبَیْ نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نہایت سخت گستاخی کی اور بولا:

لَئِنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّؕ (پارہ:28، سورۂ منافقون:8)	ترجمۂ کنزُالایمان: ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزّت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلّت والا ہے۔

اس بدبخت کی مراد یہ تھی کہ ہم عزّت والے ہیں اور مسلمان مَعَاذَ اللہ! عزّت والے نہیں ہیں، لہٰذا ہم مسلمانوں کو مدینۂ مُنَوَّرہ سے نِکال دیں گے۔

یہ بات اس بدبخت نے دورانِ سَفَر کہی، جب یہ پلٹ کر مدینۂ مُنَوَّرہ آیا تو خُود اس کے بیٹے حضرت عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عنہ جو بڑے پکّے مسلمان اور عاشِق رسول تھے، انہوں نے اپنے والِد عبد اللہ بن اُبَیْ کو مدینہ پاک سے باہَر ہی روک لیا، تلوار میان سے نکال لی اور فرمایا: جب تک یہ اِقْرار نہیں کرتے کہ تم ذلیل ہو اور مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نہایت عزّت والے ہیں، اس وقت تک تمہیں مدینۂ مُنَوَّرہ کے اندر داخِل ہی نہیں ہونے دُوں گا۔ آخر اس مُنَافِق نے کہا: میں ذلیل ہوں، مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عزّت والے ہیں۔ تب یہ مدینۂ مُنَوَّرہ میں داخِل ہو پایا۔[1]

یہ ہے منافق کا حَسَد، جلن اور یہ ہے اس کے حَسَد جلن میں اِضَافہ...!! اس بدبخت نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی گستاخی کی، اللہ کریم نے اسی کے گھر

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:28، سورۂ منافقون، زیرِ آیت:8، جلد:10، صفحہ:168 خُلاصۃً۔

سے، اسی کے بیٹے کے ہاتھوں اسے ذلیل ورُسوا کر دیا۔ غرض؛ یہ مُنَافقوں کے لئے نہایت ذِلَّت بھری سزا تھی، جو ان کے حسد کے سبب اسی دُنیا میں انہیں دی گئی۔

اس سے ہمیں یہ بات سیکھنے کو ملی کہ ہر وہ کام جو شرعاً بالکل جائز ہو اور اس سے اسلام کی، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان و شوکت کا اِظْہار ہوتا ہو تو ہمیں وہ کام ضرور کرنا چاہئے، کسی کو بُرا لگتا ہے تو لگتا رہے، کافِر، مُنافق اس کام کو دیکھ کر، رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت سے جلتے ہیں تو جلتے رہیں، ہمیں چاہئے کہ اسلام کا، بانیٔ اسلام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا چرچا گَج وَج کے کرتے رہیں۔ اللہ پاک ہمیں توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

حَسَد انتہائی بُری بیماری ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہیں سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ حَسَد انتہائی بُری بیماری ہے، حَسَد ہی کے سبب مُنَافق ذلیل ورُسوا ہوئے، اسی سبب سے ان کے دِل نُورِ ایمان سے محروم رہے اور یہ دُنیا و آخرت میں تباہ وبرباد ہو کر رہ گئے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم حَسَد سے ہمیشہ بچتے رہیں۔ اللہ پاک نے جسے جو عطا فرمایا ہے، اس کی تقسیم ہے، ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ پاک کی تقسیم پر ہمیشہ راضی رہیں۔

حَسَد کسے کہتے ہیں...؟

کسی کی دینی یا دُنیاوی نعمت کے زَوال (یعنی اس سے چھن جانے) کی تمنا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، اس کا نام حَسَد ہے۔[1]

---

1 ...الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیہ، الخلق الخامس عشر، جلد:3، صفحہ:34۔

❁ کسی کو مالی طور پر خوشحال دیکھ کر جلنا کُڑھنا اور یہ تمنا کرنا کہ اس کے ہاں چوری یا ڈکیتی ہوجائے یا اس کی دُکان و مکان میں آگ لگ جائے اور یہ کَوڑی کَوڑی کا محتاج ہوجائے ❁ کسی کو اعلیٰ دینی یا دنیاوی مَنصَب و مرتبے پر دیکھ کر دل جلانا اور یہ تمنا کرنا کہ اس سے یہ مقام و مرتبہ چھن جائے ❁ یہ خواہش رکھنا کہ فُلاں ہمیشہ تنگ دَسْت ہی رہے کبھی خوشحال نہ ہو ❁ فُلاں کو کبھی کوئی عزت و مرتبہ نہ ملے وہ ہمیشہ ذِلّت کی چکی میں ہی پِستا رہے، یہ سب حَسَد کی مثالیں ہیں۔

سب سے پہلے شیطان نے حَسَد کیا تھا

اے عاشقانِ رسول! حَسَد شیطانی کام ہے۔ سب سے پہلا گناہ حَسَد ہی تھا اور یہ شیطان نے کیا تھا۔ چنانچہ امام جلالُ الدین سُیوطی شافعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اللہ پاک کی پہلی نافرمانی جس باطنی بیماری کے سبب کی گئی وہ حَسَد ہے، شیطان نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے حَسَد کیا، اسی حَسَد کے سبب اس نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنے سے اِنْکار کیا اور اللہ پاک کی نافرمانی کرکے ہمیشہ کے لئے مردُود ہوگیا۔[1]

حَسَد ایمان کو بگاڑ دیتا ہے

حدیثِ پاک میں ہے: اَلْحَسَدُ یُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعَسَلَ یعنی حَسَد ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتا ہے، جیسے اَیْلوا شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔[2]

اَیْلوا ایک کڑوے درخت کے جمے ہوئے رَس کو کہتے ہیں، شہد نہایت میٹھا ہوتا ہے اور اَیْلوا نہایت کڑوا ہوتا ہے، نہایت میٹھا اور نہایت کڑوا جب ملتے ہیں تو بہت بدمزہ ہو

---

1 ... تفسیر درِّ منثور، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:34، جلد:1، صفحہ:125۔
2 ... جامع صغیر، صفحہ:232، حدیث:3819۔

جاتے ہیں۔ یعنی ایمان نہایت میٹھا ہے، حَسَد نہایت کڑوا ہے، جب مؤمن کے دِل میں حَسَد آجاتا ہے تو اِیمان کو بگاڑ دیتا ہے اور انتہائی بدمزہ بنا دیتا ہے۔[1]

ایک حدیثِ پاک میں ہے: لَا يَجْتَمِعُ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اَلْاِيْمَانُ وَالْحَسَدُ یعنی مومن کے دل میں ایمان اور حَسَد جمع نہیں ہوتے۔[2]

اللّٰہُ اَکْبَر! **پیارے اسلامی بھائیو!** اس حدیثِ پاک سے اشارہ مِل رہا ہے کہ جس کے دِل میں حَسَد ہو، کوئی بعید نہیں کہ حَسَد اس کے بُرے خاتمے کا بھی سبب بن جائے۔

حَسَد بُرے خاتمے کا سبب ہے

امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: حضرت فضیل بن عیاض رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کا ایک شاگرد تھا، جب اس کا آخری وقت آیا تو آپ اسے ملنے کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے قریب بیٹھ کر سورۂ یٰس شریف پڑھنے لگے، وہ شاگرد بولا: یہ پڑھنا بند کرو!

پھر آپ نے اپنے شاگرد کو کلمہ پڑھنے کی تلقین فرمائی تو وہ بولا: میں ہر گز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا، میں اس سے بیزار ہوں، بس انہی الفاظ پر اس کی موت ہو گئی۔ حضرت فضیل بن عیاض رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتمے کا بہت صدمہ ہوا، 40 دِن تک آپ اسی صدمے سے روتے رہے۔ 40 دِن کے بعد آپ نے ایک دِن خواب دیکھا کہ فرشتے آپ کے اسی شاگرد کو جہنّم کی طرف گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ نے اس سے پوچھا: تیرا اِیمان کیوں چھن گیا؟ اس نے جواب دیا: میرے اندر 3 عیب تھے، انہی کے سبب میرا یہ انجام ہوا: **(1):** میں چغلی کھایا کرتا تھا **(2):** میں اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا **(3):** میں سال

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:665 ماخوذاً۔

2 ...شُعَبُ الایمان، جلد:5، صفحہ:267، حدیث:6609۔

میں ایک مرتبہ ایک گلاس شراب پیا کرتا تھا۔[1]

حسد، وعدہ خِلافی، جھوٹ، چُغلی، غیبت و تہمت | مجھے ان سب گناہوں سے ہو نفرت یارسولَ اللہ!
مِرے اَخلاق اچھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں | بنا دو مجھ کو تم پابندِ سنّت یارسولَ اللہ![2]

حَسَد کے نقصانات

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے حَسَد کس قدر ہلاکت خیز بیماری ہے، یقین مانیئے! حَسَد کے صِرف نقصان ہی نقصان ہیں؛ ❁ حَسَد اللہ و رسول کی ناراضی کا سبب ہے ❁ حَسَد کے سبب ایمان چِھن جانے کا خطرہ بہت بڑھ جاتا ہے ❁ حَسَد نیکیوں کو کھا جاتا ہے ❁ حَسَد میں مبتلا ہو کر آدمی مزید بہت سارے گُناہ مثلاً بُغض، کینہ، جھوٹ، چغلی، غیبت، بدگمانی اور قطعِ رحمی وغیرہ میں مبتلا ہو جاتا ہے ❁ حَسَد کرنے والے کی دُعائیں قبول نہیں ہوتیں ❁ حَسَد کرنے والا رحمت سے مَحْرُوم رہ جاتا ہے ❁ حَسَد ذِلّت و رُسوائی کا سبب ہے ❁ حَسَد کے سبب عقل میں بگاڑ آجاتا ہے ❁ اور ایک انتہائی نقصان یہ کہ حَسَد کرنے والے کو بلاحساب جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔

اللہ پاک ہمیں حَسَد اور دیگر باطنی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ حَسَد سے بچیں، اللہ پاک نے جسے جو عطا فرمایا ہے، یہ اس کی تقسیم ہے، اس کی تقسیم پر راضی رہیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! بہت ساری پریشانیوں، غموں اور دُکھوں سے نجات مل جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... منہاج العابدین، صفحہ:324۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:332۔

مُنَافقوں کا دوسرا عیب: جھوٹ

پیارے اسلامی بھائیو! یہ مُنَافقوں کا پہلا عیب ہے کہ

فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ ۙ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:10) | ترجَمہ کنزُالایمان: ان کے دِلوں میں بیماری ہے۔

ان کا دوسرا عیب یہ بتایا گیا کہ یہ بدبخت جھوٹ بولتے ہیں، اللہ پاک نے فرمایا:

وَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌۢ ۙ۬ بِمَا کَانُوۡا یَکۡذِبُوۡنَ ﴿۱۰﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:10) | ترجَمہ کنزُالایمان: اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، بدلہ ان کے جھوٹ کا۔

اس سے معلوم ہوا؛ جھوٹ بولنا نہایت سنگین جُرم ہے کہ اس کے سبب آخرت میں دَرْدناک عذاب کا سامنا ہو سکتا ہے۔

جھوٹ کی چند مثالیں

پیارے اسلامی بھائیو! جھوٹ کا معنیٰ ہے: سچ کا اُلٹ۔ جھوٹ بولنا منافقوں کا عَمَل ہے مگر افسوس! آج کل جھوٹ بہت عام ہوتا جارہا ہے ❁ تاجِر سودا بیچنے کے لئے جھوٹ بولتے بلکہ جھوٹی قسم تک کھا جاتے ہیں ❁ اپنی واہ واہ کے شوق میں جھوٹے خواب بنا کر سُنائے جاتے ہیں ❁ والدَیْن بچوں کو بہلانے کے لئے جھوٹے بہلاوے دیتے ہیں ❁ سکول، آفس یا دُکان وغیرہ سے چھٹی لینے کے لئے جھوٹے بہانے بھی لگائے جاتے ہیں ❁ کسی کا قرض لوٹانا باقِی ہو تو اسے بھی بعض اوقات جھوٹے بہانے لگائے جاتے ہیں ❁ جھوٹ بول کر ٹرخایا جاتا ہے ❁ جھوٹے وعدہ بھی ہوتے ہیں ❁ پھر سوشل میڈیا؛ جھوٹ بولنے اور جھوٹی باتیں پھیلانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

غرض؛ جھوٹ ہمارے مُعَاشرے میں پھیلتا ہی جارہا ہے۔ لوگ بات بات پر جان

بوجھ کر یا کبھی بے خیالی میں جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔ اچھے خاصے پڑھے لکھے بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اس آفت سے محفوظ فرمائے۔

جھوٹ سے بچو...!!

پارہ:17 سُوْرَۂ حَج آیت:30 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾	ترجَمۂ کنزُالایمان: اور بچو جھوٹی بات سے۔

❁ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جَنَّت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فِسق و فُجُور ہے اور فِسق و فُجُور (یعنی گناہ) دوزخ میں لے جاتا ہے۔[1] ❁ ایک حدیثِ پاک میں ہے: جھوٹ گُناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گُناہ جہنّم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جُھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے نزدیک کَذّاب (یعنی بہت بڑا جُھوٹا) ہو جاتا ہے۔[2]

اللہ! ہمیں جھوٹ سے غیبت سے بچانا	مولیٰ ہمیں قیدی نہ جہنّم کا بنانا
اے پیارے خدا! از پئے سلطانِ زمانہ	جنَّت کے مَحَلّات میں تُو ہم کو بسانا

جہنّم میں لے جانے والا عمل

ایک مرتبہ اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بارگاہ میں سُوال ہوا: جہنّم میں لے جانے والا عَمَل کونسا ہے؟ فرمایا: جُھوٹ بولنا، جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گُناہ کرتا ہے اور جب گُناہ کرتا ہے تو ناشُکری کرتا ہے اور جب ناشُکری کرتا ہے تو

1 ... مسلم، کتاب الادب، صفحہ:1008، حدیث:2607۔
2 ... بخاری، کتاب الادب، صفحہ:1515، حدیث:6094۔

جہنّم میں داخِل ہو جاتا ہے۔ (1)

جھوٹے کے جبڑے چیرے جارہے تھے

غیبوں پر خبر دار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خواب میں ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا: چلئے! میں اس کے ساتھ چل دیا۔ میں نے دو آدمی دیکھے، ان میں سے ایک کھڑا اور دوسرا بیٹھا تھا، کھڑے ہوئے شخص کے ہاتھ میں زَنْبُور (یعنی ہاکی نما لوہے کا ڈنڈا) تھا، وہ بیٹھے ہوئے شخص کے ایک جبڑے میں ڈال کر اسے گُدّی تک چِیر دیتا، پھر زَنْبُور نکال کر دوسرے جبڑے میں ڈال کر چیر تا، اتنے میں پہلے والا جبڑا اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتا، میں نے لانے والے شخص سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ جھوٹا شخص ہے، اسے قیامت تک قبر میں یہی عذاب دیا جاتا رہے گا۔ (2)

ہائے نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں | آہ! نامے میں گُناہوں کی بڑی بھرمار ہے
زِندگی کی شام ڈَھلتی جارہی ہے ہائے نَفْس! | گرم روز و شَب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

اللہ پاک ہمیں جھوٹ سے، حَسَد سے، شک کی بیماری سے بلکہ منافقوں والے ہر ہر کام، ہر ہر عیب سے نجات عطا فرمائے، کاش! ہم سچّے پکّے، باکردار، بااَخلاق مسلمان بننے میں کامیاب ہو جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

”فیضانِ حدیث“ موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لله! دعوتِ اسلامی جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی

1... مسندِ امام احمد، جلد: 3، صفحہ: 571، حدیث: 6800۔

2... مَساوی الاخلاق للخرائطی، صفحہ: 76، حدیث: 131۔

مختلف انداز سے نیکی کی دعوت عام کرنے میں مَصرُوفِ عَمَل ہے، اس سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے کچھ عرصہ پہلے موبائل اپلی کیشن **فیضانِ حدیث** کے نام سے لانچ کی تھی۔ اب اس میں مزید 2 کتب اور بہترین فیچرز (***Features***) کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جس کے ذریعے ❁ دورانِ مطالعہ اہم بات تحریر کرنے کی سہولت ❁ مطالعہ کی یکسوئی کے لئے ***Resume*** کی سہولت دی گئی ہے ❁ روزانہ ایک حدیث سے دِلوں کو مُنوَّر کیجئے ❁ حدیث، ترجمہ و شرح میں سرچنگ کا آپشن اور بھی بہت کچھ شامل کیا گیا ہے۔

آج ہی اپنے موبائل میں یہ اپلی کیشن ڈاؤن لوڈ کیجئے! خود بھی حدیثِ پاک کا فیضان لوٹیئے! اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے!

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے، آیئے! ایک شرعی مسئلہ سنتے ہیں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں مشہور غلطی کی نشاندہی)

مسئلہ: سجدے میں پاؤں کی 10 میں سے ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگنا فرض ہے۔

وضاحت: یہ مسئلہ بہت توَجُّہ میں رکھنے کا ہے، بہت سارے لوگ اس مُعَامَلے میں غلطی کرتے ہیں، یُوں فرض چھوٹنے کے سبب سجدہ نہیں ہوتا، جب سجدہ نہیں ہوتا تو نماز بھی نہیں ہوتی، یُوں نمازیں برباد ہوتی ہیں۔ اچھے خاصے پڑھے لکھے بھی بعض اَوْقات بے توجہی کرتے ہیں۔ لہٰذا اس مسئلے کو پُوری توجہ کے ساتھ سمجھ بھی لیجئے! اور پُورا دھیان رکھ کر سجدہ کرنے کی عادت بنایئے! ❁ سب سے پہلے تو یہ یاد رکھئے! کہ

سجدے میں پاؤں کی انگلی نہیں بلکہ انگلی کا پیٹ لگنا ضروری ہے۔ پاؤں کی انگلی زمین پر لگا کر اسے ذرا دبائیں گے تو انگلی کے پوروں کا اندرونی حِصّہ زمین پر لگے گا، یہ لگانا ضروری ہے ❁ اب یہ یاد رکھئے کہ پاؤں کی 10 انگلیوں میں سے ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگنا فرض ہے۔[1] اگر ایک بھی انگلی کا پیٹ زمین پر نہ لگا تو نماز نہیں ہو گی ❁ ہر پاؤں کی اَکثر (یعنی تین تین) انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا واجِب ہے[2] لہٰذا اگر ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر نہ لگا تو نماز دوبارہ پڑھنا واجِب ہو گا ❁ اور پاؤں کی 10 کی 10 انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا اور انگلیوں کا رُخ قبلے کی طرف ہونا سُنّت ہے۔[3] بہتر یہی ہے کہ پاؤں کی 10 کی 10 انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگا کر سجدہ کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! سجدہ کرنے میں لطف بھی آئے گا اور سُنّت پر عَمَل کی سَعادت بھی نصیب ہو گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا وَهَّابُ

جو کوئی روزانہ 7 بار یَاوَهَّابُ پڑھے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! مُسْتَجابُ الدَّعوات ہو گا (یعنی ہر دعا قبول ہوا کرے گی)۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:7، صفحہ:376۔
2 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:3، صفحہ:253۔
3 ... بہارِ شریعت، جلد:1، حصّہ:3، صفحہ:530۔